

شہادت کی پیشگوئی

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

میرا بیٹا حسین شہید کیا جائے گا۔

﴿تہذیب التہذیب جلد 2 ص 315﴾

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفصل

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

﴿ 21 دسمبر 2009ء 3 محرم 1431 ہجری 21 فح 1388 ش جلد 59-94 نمبر 286 ﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب

﴿ جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 28 دسمبر 2009ء کو ایم ٹی اے پر براہ راست لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 3:00 بجے نشر کیا جائے گا۔ احباب ذوق و شوق سے استفادہ کریں۔ ﴾

(مکرم صدر صاحب ترین کمیٹی ربوہ)

25 دسمبر یوم صفائی

ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجا دیں

1- ہم سب یہ ارادہ کریں کہ ہر گھر اپنے سامنے گلی کی صفائی کرے گا اور ہر قسم کے کتھر، پتھر، لٹاؤ وغیرہ اٹھا کے سڑک کو بالکل صاف کر دے گا۔ نیز اگر ہمارے سامنے والے گھر یا ہمسایہ میں کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہے تو ان کے گھر کے آگے بھی صفائی کریں گے اس طرح جلسہ کے دنوں میں ربوہ خوبصورت صاف تھرا اور غریب دلہن کی طرح سجا ہوا نظر آئے گا۔

2- گھروں کی صفائی کے بعد کوڑے کو مقررہ جگہ پر پھینکا جائے۔ بعض اوقات کوڑا ڈسٹ بن سے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ اس امر کی بھی نگرانی کی جائے کہ کوڑا مقررہ جگہ پر ہی پھینکا جائے۔

3- ہمارے گھر کے آگے نالی خراب نہ ہو، اس میں پانی کا نکاس صحیح ہو، اس میں سے بدبو نہ آ رہی ہو، تاہم ہمارے لئے اور کسی گزرنے والے کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنے۔

4- نالیوں کی صفائی کے بعد ان کا گند بھی ایک جگہ پراکٹھا کر لیا جائے اور وہاں سے ٹرایوں کے

﴿ باقی صفحہ 8 پر ﴾

اس امام کی تقویٰ اور محبت الہی اور صبر و استقامت زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان حضرت مسیح موعود کے قلم سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر و گروہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

﴿ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545 ﴾

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک جدید میں شمولیت کے تقاضے اور جماعت احمدیہ کا فرض

تحریک جدید میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب

تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ

ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔

تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کرنا جس کے نتیجے میں (دعوت الی اللہ) کے کام میں مالی پریشانیوں کو روک پیدائے کریں۔

چوتھے جماعت کو (دعوت الی اللہ کے کاموں کی طرف پہلے سے بہت زیادہ توجہ دلا دینا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت اپریل 1939ء صفحہ 3، 2) نیز فرماتے ہیں:-

”تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بناؤ..... کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو بھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر لینے ہو کہ تم خدا کو دھوکہ دے لو گے؟ یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا۔“

(افضل 4 دسمبر 1937ء)

جماعت احمدیہ کا فرض

”یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھے چلتے پھرتے

جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں

اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں۔ اور انہیں ان

باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم

کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ

یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی

اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔“

(رپورٹ مجلس مشاورت 1938ء صفحہ 137)

عہدہ داران تحریک جدید

”خدا تعالیٰ کے کام پر یڈینٹوں اور سیکریٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پر یڈینٹ یا سیکریٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پر یڈینٹ یا سیکریٹری سست ہوگا۔ اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکریٹری اور پر یڈینٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پر یڈینٹ یا سیکریٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے..... کسی ایک جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ ساری جماعتیں اس میں حصہ نہ لے لیں۔“

بے پردگی سے اجتناب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:-

”جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً

احکام شریعت کی حدود بھلا گننے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسنی کو

بھی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیاء دار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے

دھڑک انٹ سنٹ فوٹوں گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھینچنا اور

یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے۔ اس بارہ میں

واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہیے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے

مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔“

(افضل 26 جون 2002ء)

﴿ناظر اصلاح و ارشاد مرکز یہ سلسلہ تعمیل فیصلہ جات

شوری 2009ء﴾

تحریک جدید الہی تحریک ہے

”میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔

اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا

ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں

تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا

تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“

(افضل 2 دسمبر 1942ء)

نیز فرمایا:-

”میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر

خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اس کا ہے۔“

(افضل 19 نومبر 1935ء)

تحریک جدید کے جملہ امور کی دہرائی

اور خطبہ جمعہ دیئے جانے کی تاکید

”میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے

ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دوہرائے جانے

چاہئیں۔“

(افضل 12 جون 1935ء)

تحریک جدید میں مدنظر امور

”دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت دونہا ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے

سادہ غذا، سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا، سینما کا ترک، غریبوں کی امداد، بورڈنگ تحریک جدید اور ورثہ

وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جاسکتا۔“

(افضل 24 نومبر 1938ء)

تحریک جدید کیا ہے

”تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی

ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی

ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو بلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔“

(روزنامہ افضل 2 دسمبر 1942ء)

تحریک جدید کو کیوں

جاری کیا گیا

”تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے

تاکہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک

آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچا دیا جائے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے

میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام

میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو

کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔“

(افضل 2 دسمبر 1942ء)

تحریک جدید میں شمولیت

کیوں ضروری ہے

”میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہو۔ میری اس تحریک پر

آگے آجائے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔“

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 365)

تحریک جدید مستقل تحریک ہے

”تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جن میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔“

(افضل 24 نومبر 1938ء)

حضرت عمرو بن جموح انصاری

نام و نسب

حضرت عمرو بن جموح انصار کے قبیلہ بنی غنم بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے انہیں عقبہ کے موقع پر بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ بدر میں بھی شریک ہوئے ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے انہیں قبیلہ بنو سلمہ کا سردار مقرر فرمایا۔ کیونکہ یہ بڑے نخی شخص تھے۔ اس کی تقریب کچھ یوں پیش آئی کہ انصار کے قبیلہ بنو سلمہ کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارا سردار تو جد بن قیس ہے مگر وہ ہے بڑا بخل۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”بخل سے بری تو کوئی بیماری نہیں۔ تمہارا سردار تو عمرو بن جموح جیسا شخص ہونا چاہیے جو بہت ہی نخی انسان ہے۔“

آنحضرت کا یہ اشارہ ہی وفا شعار انصار کیلئے عمرو بن جموح کی سرداری کا پر واندہ ثابت ہوا۔ تب سے حضرت عمرو بن جموح بالافتاق اپنے قبیلہ کے سردار مانے گئے چنانچہ انصار کا شاعر یوں نغمہ سرا ہوا۔

یعنی خدا کے رسول نے کیا ہی سچ فرمایا تھا جب آپ نے ہم سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے؟ پھر عمرو بن جموح کو ان کی سخاوت کے باعث سردار مقرر کیا گیا اور اپنی سخاوت اور وجود و سخا کی وجہ سے عمرو بن جموح اس بات کے مستحق تھے کہ وہ سردار بنائے جاتے۔

پھر ان کی سخاوت کا حال یوں بیان کیا ہے۔ کہ ان کے پاس جب کوئی سوال کرنے والا آتا ہے۔ وہ اپنے مال کو خدا کی راہ میں لٹا دیتے اور اس سائل کی ضرورت پوری کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مال لے جاؤ کہ یہ تو کل پھر لوٹ کر ہمارے پاس واپس آنے والا ہے۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 93)

بیٹے کا باپ کو تبلیغ تو حید کا

انوکھا طریق

حضرت عمرو بن جموح کے قبول اسلام کا قصہ بھی بہت ہی دلچسپ اور عجیب ہے۔ آغاز میں یہ مشرک اور بت پرست تھے اور اپنے گھر میں ہی لکڑی کا ایک بت بنا کر اسے منات کا نام دے رکھا تھا اور اس کی بڑی تعظیم اور پاک صاف رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر بنو سلمہ کے بعض نوجوانوں نے بیعت کی، ان میں حضرت معاویہ بن جبل بھی تھے۔ خود حضرت عمرو کے بیٹے معاذ نے بھی بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے اپنے

والد عمرو کو اسلام کی طرف دعوت دینے کی عجیب راہ نکالی۔ انہوں نے تدبیر یہ کی کہ حضرت عمرو کا وہ بت جسے انہوں نے اپنے گھر میں سجا رکھا تھا، رات کو اسے وہاں سے اٹھا کر محلہ کے کوڑے کے گڑھے میں پھینک دیتے تھے۔ عمرو دوبارہ اسے تلاش کر کے اپنے گھر میں لے آتے اور کہتے کہ اگر مجھے اس شخص کا پتہ چل جائے جو میرے بت کے ساتھ یہ سلوک کرتا ہے تو میں اسے عبرت ناک سزا دوں۔ اگلے دن پھر ان نوجوانوں نے اس بت کے ساتھ وہی سلوک کیا، وہ پھر گڑھے میں الٹا پڑا تھا۔ عمرو پھر اسے اٹھا لائے۔ تیسرے دن پھر اس بت کو صاف ستھرا کر کے سجا کے رکھا۔ ساتھ ہی اپنی تلوار بھی رکھ دی اور بت کو مخاطب کر کے کہا کہ خدا کی قسم مجھے نہیں پتہ کہ کون تمہارے ساتھ یہ حرکتیں کرتا ہے لیکن اب میں تلوار بھی تمہارے ساتھ چھوڑے جا رہا ہوں۔ اب اپنی حفاظت خود کر لینا۔ اگلے دن جب پھر عمرو نے دیکھا کہ بت اپنی جگہ موجود نہیں اور سخت پریشان ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ وہ بت جسے میں نے خدا بنا کر رکھا ہوا ہے اس میں تو اتنی قدرت اور طاقت بھی نہیں کہ تلوار پاس ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو بچا سکے اس نے میری کیا حفاظت کرنی ہے؟ اور طرفہ یہ ایک مردہ کتا اس کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ پھر یہ خدا کیسے ہو سکتا ہے اور یہی بات ان کے قبول اسلام کا موجب ہو گئی۔ چنانچہ اس موقع پر اس بت کو مخاطب کر کے انہوں نے جو اشعار کہے اس سے ان کی اندرونی کیفیت خوب ظاہر ہوتی ہے۔

اے بت! خدا کی قسم اگر تم واقعی سچے خدا ہوتے تو پھر یہ تو نہ ہوتا تم ایک مردہ کتے کے گلے میں بندھے ایک گڑھے میں یوں پڑے ہوتے۔

پس اس احسان کرنے والے بلند و برتر اللہ کی میں تعریف کرتا ہوں جو رزق عطا کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 94)

انصار میں سب سے آخر میں اسلام قبول کرنے والے عمرو بن جموح تھے لیکن بعد میں آکر وہ کئی پہلوؤں سے سبقت لے گئے اور آنحضرت ﷺ اور اسلام کے ساتھ محبت میں بہت بڑھ گئے۔ رسول کریم ﷺ سے تو انہیں ایک عشق تھا۔ آپ کی ذاتی خدمات وہ بڑے شوق اور محبت سے بجالاتے تھے۔ چنانچہ مدینہ کے ابتدائی دور ہجرت میں ہونے والی آنحضرت ﷺ کی شادیوں کے مواقع پر دلی محبت کے ساتھ آپ اپنی طرف سے دعوت و لیمہ کا اہتمام کرتے تھے۔ اپنے نبی بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی طرح حضرت عمرو بن

جموح کو بھی غیر معمولی شوق جہاد تھا۔

شہادت کی تمنا

شہادت کی تمنا آپ کے دل میں موجزن تھی۔ ایک دفعہ عمرو بن جموح آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے وہ لنگڑا کر چلا کرتے تھے مگر دل جوان تھا جس میں شہادت کی تمنا نہیں ہر وقت چمکتی رہتی تھی۔ عرض کیا ”یارسول اللہ اگر میں خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کیا جاؤں تو کیا میں اپنے اس لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟“ آنحضرت نے فرمایا ”ہاں میں یہ امید کرتا ہوں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ جنت میں مقام عطا فرمائے گا۔“ پھر احد کے دن یہ شہید ہو گئے۔ ان کے نبی بھائی عبداللہ بن عمرو اور ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ آنحضرت نے جب عمرو کی نعش کے پاس سے گزرے تو فرمایا اے عمرو میں تجھے جنت میں اپنے صحیح پاؤں کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس حضرت عمرو نے اپنی جسمانی معذوری کے باوجود قربانی کا ایک عجیب نمونہ بعد میں آنے والوں کیلئے چھوڑا۔ قرآن شریف میں معذوروں کیلئے جہاد سے رخصت ہے مگر عمرو آنحضرت سے بار بار عرض کر کے جہاد میں شامل ہونے کی اجازت لے رہے تھے۔ بیٹے معذوری کی وجہ سے روکتے تھے مگر یہ کہتے کہ نہیں میں اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب بدر کے موقع پر رسول اللہ نے جہاد کی تحریک فرمائی تو عمرو کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ پھر جب احد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بدر میں بھی شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ احد کا موقع آیا ہے تم مجھے نہیں روک سکتے میں لازماً جاؤں گا اور احد میں شامل ہوں گا۔ اولاد نے والد کی معذوری کے حوالے سے روکنا چاہا تو کہنے لگے۔ میں خود آنحضرت سے اس کی اجازت لے لوں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ اور میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرو! بے شک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد پر فرض نہیں لیکن ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم ان کو نیک کام سے روکو نہیں، ان کی دلی تمنایں اگر ایسی ہیں تو پورا کرنے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرمادے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان احد کی طرف روانہ ہوئے، اللہ اب مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام و نامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اس دعا سے ظاہر ہے کہ صحابہ اپنی کامیابی

اس بات میں جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کی جان کی قربانی قبول ہو جائے اور پھر واقعہ حضرت عمرو نے اپنی یہ خواہش پوری کر دکھائی۔ وہ میدان احد سے زندہ واپس نہیں لوٹے۔ ان کی بیوہ حضرت ہند اوث پر انکی نعش اٹھا کر مدینہ لے آئیں۔ اسی جنگ میں حضرت ہند کا بیٹا علاء بھی شہید ہوا اور ان کے بھائی نے بھی جام شہادت نوش کیا تھا۔ جب نعش مدینہ پہنچی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ شہداء احد کو میدان احد کے اندر ہی دفن کرنا ہے، چنانچہ حضرت ہند ان کا جنازہ واپس میدان احد لے گئیں اور وہیں پر ہی تدفین ہوئی۔

(اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 94) احادیث میں حضرت عمرو بن جموح سے جو ایک روایت مروی ہے، اس کا تعلق بھی رضائے الہی سے ہے۔ گویا رضی رضار ہونا ان کا دل پسند مضمون تھا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ایک بندہ اس وقت کامل مومن ہوتا ہے جب وہ کسی سے محبت کرے تو خدا کی خاطر اور کسی سے ناراض ہو تو خدا کی خاطر اور جب بندہ ایسا کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی عطا کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو میرے اولیاء اور پیارے بن جاتے ہیں تو جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں تو میں بھی ان کا ذکر کرتا ہوں اور میں ان کو یاد رکھتا ہوں۔“

(مسند احمد جلد 3 صفحہ 430)

رسول کریم ﷺ کی پیار

کی نظر

حضرت عمرو کو رسول اللہ ﷺ سے بہت محبت تھی۔ رسول کریم ﷺ کی شادی پر وہی آپ کے ولیمہ کا انتظام کرتے تھے۔ (اصابہ جلد 2 صفحہ 529) حضرت عمرو بن جموح اور حضرت عبداللہ بن عمرو انصاری جان نثار اور وفا شعار اصحاب رسول تھے جب شہید ہو گئے تو آنحضرت نے ان کی وفاؤں کو خوب یاد رکھا اور فرمایا یہ دونوں بھائی دنیا میں بھی بہت محبت کیا کرتے تھے ان کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو چنانچہ احد میں وہ دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے۔

(مسند احمد جلد 5 صفحہ 229)

اور ان کی قبریں بھی باہمی الفت و محبت کا ایک عجیب نشان بن گئیں۔ روایت ہے کہ قریباً نصف صدی بعد جب سیلاب آیا اور اس کے نتیجے میں ان بزرگوں کی نعشیں زمین سے باہر نکل آئیں۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ان شہداء کی نعشوں کی ایک عجیب حفاظت کی شان ہم نے دیکھی کہ وہ اس حالت میں تھیں کہ ان کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا تھا۔

(موطا امام مالک کتاب الجہاد باب الدفن فی قبر واحد) اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ظاہری نشان بھی اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں اور اولیاء کے بارہ میں ظاہر کرتا ہے۔

بھوک کی اہمیت، اقسام و ہومیو علاج

﴿ سوال و جواب کی صورت میں ﴾

س: بھوک کیا ہے؟

ج: بھوک اس جسمانی طلب و ضرورت کا نام ہے جب انسانی جسم کو اپنے افعال سرانجام دینے کے لیے غذائی توانائی کی حاجت ہوتی ہے تو معدہ اپنی ضرورت و طلب سے متعلق ہمارے دماغ کو مطلع کرتا ہے اور ہمارے اندر کسی چیز کی کمی کا احساس پایا جاتا ہے اس حالت کو بھوک کہتے ہیں۔

س: بھوک کتنی قسم کی ہوتی ہے؟

ج: بھوک دو قسم کی ہوتی ہے۔ سچی بھوک۔ جھوٹی یا نقلی بھوک۔

س: سچی بھوک کیا ہے؟

ج: سچی بھوک کی علامات یہ ہیں۔

1 سچی بھوک وہ احساس ہے کہ اسے مٹانے یا بھلانے کی کوشش کے باوجود یہ نہیں مٹتا اگر توجہ تبدیل بھی کر لی جائے تو تھوڑی دیر کے بعد یہ پھر آن موجود ہوتی ہے۔

2 یہ کسی بیرونی تحریک کی محتاج نہیں ہوا کرتی یعنی چٹ پٹے کھانوں یا مریج مسالوں کی مہک کے بغیر بھی یہ اپنے جو بن پر قائم رہتی ہے۔

3 اس کے وقت ہماری زبان کی TASTE BUDS ذائقہ کے ابھار کیلئے پوری طرح مستعد و تیار ہوتی ہیں اور اس حالت میں خواہ سادہ سے سادہ غذا بھی کھائی جائے انتہائی لذت بخش لگتی ہے نیز سچی بھوک کے وقت کسی بیرونی تحریک کے بغیر بھی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ اسی طرح سچی بھوک لذیذ سے لذیذ یا انواع و اقسام کے کھانوں کی ہرگز محتاج نہیں ہوتی۔ سب سے زیادہ لذت بخش وہ شے ہے جو حقیقی بھوک کے وقت کھائی جائے (خواہ وہ کتنی ہی سادہ کیوں نہ ہو) وہی سب سے زیادہ لذت دیتی ہے۔

4 سچی بھوک کے وقت طبیعت میں ہلکا سا ضعف و نفاہت بھی محسوس ہوتی ہے۔

5 سچی بھوک کی صورت میں کھانا کھانے کے بعد حقیقی تسکین کا احساس ہوتا ہے اور ہلکی مگر پُر لطف پُرسکون نیند کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

س: جھوٹی بھوک کی نشانیوں کیا ہیں؟

ج: جھوٹی بھوک کی نشانیاں سچی بھوک کے بالکل متضاد ہوتی ہیں۔ جھوٹی بھوک گویا دل لچلنے کا دوسرا نام ہے یعنی کسی چیز کو کھانے کے لئے دل لچلایا پہلے بار بار اس کا سوچا اعصاب کو تحریک بہم پہنچائی ایسے محسوس کیا جیسے بھوک لگی ہو۔

جھوٹی بھوک توجہ ہٹانے سے یا دیگر کاموں میں

مشغول ہو جانے سے عموماً جاتی رہتی ہے اگرچہ سچی بھوک کو بھی یہ چیزیں متاثر کرتی ہیں۔ مگر چنداں نہیں جھوٹی بھوک کے وقت ہماری زبان کی TASTE BUDS میں وہ حساسیت نہیں پائی جاتی جو ہونی چاہئے اس حالت میں کچھ کھانے سے وہ سچی لذت نہیں آتی۔

س: بھوک کی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟

ج: جس طرح حقیقی اور سچی بھوک پر کھانا قیام صحت و حصول صحت کیلئے ضروری ہے اسی طرح محض حصول لذت کی خاطر منہ چلانا مشہور نیچر و پیچہ مسٹر ڈاکٹر لوئی کوہنی کے مطابق اپنے منہ سے خود اپنی قبر کھودنے کے مترادف ہے۔

س: سچی بھوک کے بغیر کھانے پینے سے کیا ہوتا ہے؟

ج: معدہ خراب ہو جاتا ہے اور صحت و تندرستی کا دار و مدار معدہ کی صحت پر ہے۔ جیسا کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ السمعة بیت السداء، معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔ یعنی معدہ کی خرابی اکثر بیماریوں کا سبب ہے۔ معدہ جسم انسانی میں حوض کی مانند ہے۔ جس میں سے نالیاں باقی جسم میں جاتی ہیں اگر معدہ میں صحت بخش اشیاء ہوں گی تو تندرستیاں جائیں گی۔ غیر صحت بخش اشیاء بیماریاں پیدا کریں گی۔ حقیقی بھوک پر کھائی جانے والی غذا طاقت دیتی ہے اس کے برعکس محض حصول لذت یا چرکا کی غرض سے کھائی جانے والی غذا بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ زائد از ضرورت خوراک آہستہ مگر خاموش کارروائی کے ذریعہ جسم میں اکٹھی ہو کر مادہ فاسد کی شکل اختیار کرتی رہتی ہے جو بالآخر ایک دن امراض پر منتج ہوتی ہے۔

س: بھوک ابھارنے والی ادویات کا استعمال کیسا ہے؟

ج: ان بیماریوں کو چھوڑ کر جن میں واقعی بھوک پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر مصنوعی اشتہا انگیز ادویات چھٹی ترش اور Taste Buds (لذت کے ابھاروں) پر خراش پیدا کرنے والی اشیاء نقصان کا باعث بنتی ہیں۔

بعض ادویات ایسی ہیں جو مصنوعی بھوک پیدا کرتی ہیں اور ایک شخص بغیر ضرورت بلا کھائے چلا جاتا ہے اور پر خوری کا مرتکب ہو کر بیمار ہو جاتا ہے۔

س: بھوک کی شرعی و طبی حیثیت کیا ہے؟

ج: خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحت و تندرستی کے قیام و حصول کے لئے ارشاد فرمایا: کُلُوا و اشربوا

ولا تسرفوا: یعنی کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ یعنی بھوک اور حقیقی طلب سے زیادہ نہ کھاؤ۔

حضرت رسول خدا ﷺ کے عہد مبارک میں ایک بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کی طبی خدمات کے لئے تحفہً ایک طیب بھجوا یا مگر ایک عرصہ تک کوئی مریض اس طیب کے پاس نہ آیا اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا اور میرے صحابہؓ کا معمول ہے کہ جب تک بھوک خوب نہ چمکنے نہیں کھاتے اور ابھی بھوک باقی ہوتی ہے تو دسترخوان چھوڑ دیتے ہیں طیب نے عرض کی کہ حصول صحت اور قیام زندگی کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں۔ تازہ ترین طبی تحقیق نے بھی ثابت کیا ہے کہ دنیا میں وہ لوگ صحت مند لمبی عمریں پاتے ہیں جو کم خوری پر سختی سے کار بند رہتے ہیں

نیز آپ ﷺ نے فرمایا!

کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے غذا ہی کافی ہے لیکن اگر کسی نے لازماً زیادہ ہی کھانا ہو تو اس کے معدہ میں 1/3 حصہ کھانا 1/3 حصہ پانی اور 1/3 حصہ جگہ سانس لینے کے لئے خالی ہو۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا۔ کم خوری علاجوں کی ماں ہے۔

س: بھوک کی وہ کن سی اقسام ہیں جو بیماری میں داخل ہیں اور ہومیو پیتھی میں ان کا کیا علاج ہے؟

ج: بھوک کا ختم ہو جانا۔

اگر کسی مریض کو کسی غذا کھانے کی اشتہا ختم ہو جائے لیکن پیاس بہت لگتی ہو، یہاں تک کہ برداشت نہ کر سکے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا کڑوا ہو، جب کچھ غذا کھا لے تو پیٹ پھول جائے۔ ایسی علامات میں، فاسفورس، قابل بھر و دو اثابت ہوتی ہے۔

بھوک، بغیر اشتہا کے

جب کسی مریض میں بھوک کی اشتہا نہ ہو، کچھ مل گیا تو کھا لیا، نہ ملا تو نہیں مانگتا، جب ایسی صورت ہو تو: چائنا، بہت اچھی دوا ہے۔ یہ بھوک کی اشتہا کو بڑھاتی ہے۔

بھوک کی وجہ سے بچہ سوکھا ہوا ہو

جب بچہ بھوکا رہتا ہو اور سوکھتا جاتا ہو، غذا جزو بدن نہ ہونے کی وجہ سے اس کی بڑھوتری (نشو و نما) بہت زیادہ سست ہو، کمزور اور غیر مناسب پرورش پانے والے بچوں کے سر لمبے، پیٹ بڑے، بازو اور ٹانگیں تپتی اور چہرہ سوکھا ہوا ہوتا ہے۔ اول تو چل نہ سکے، اگر چلنا سیکھ لے تو بہت دیر سے سیکھے، ہمیشہ قبض کا مریض بنا رہے تو اسے سلیمیا دینا چاہئے جبکہ ان کی علامات میں کلکیر یا کارب دینا بھی مفید ہے۔

بھوک، رات کو کھانے کیلئے جاگ اٹھے

ایسا مریض جسے بھوک تنگ کرے اور وہ رات کو کھانے کے لئے جاگ جائے، معدے میں غشی کی

حالت محسوس کرے، جب ذرا بھوک لگے فوراً کھانا کھا لیتا ہو تو "فاسفورس" دیں۔

بھوک بچوں میں بہت جلد جی بھر جائے

لائیکو ایسی دوا ہے کہ اس میں بھوک کی کمی پائی جاتی ہے یا بہت زیادہ بھوک کا احساس ہوتا ہے جس مریض میں یہ علامت پائی جائے کہ کھانے کی میز پر بیٹھ کر چند لقمے کھائے اور اس کی بھوک ختم ہو جاتی ہو اور بے سکونی کے ساتھ اپنا پیٹ بھرا ہوا محسوس کرے۔ ایسی بھوک اور شکم سیری کا یکے بعد دیگرے ہونا لائیکو میں بہت واضح ہوتا ہے خاص طور پر بچوں میں، انہیں جی بھر جانے کا بہت جلد احساس ہو جاتا ہو تو انہیں لائیکو پوڈیم بہت جلد نازل کر دیتی ہے۔

بھوک معدے میں بیٹھ جانے کا احساس ہر تین چار گھنٹوں بعد کھاتا رہے۔

1- جب کوئی مریض اپنے معدے میں کمزوری، خالی پن اور بیٹھ جانے کا احساس پیدا کرتا ہے اور دن کو گیارہ بجے اس کو بھوک لگ جاتی ہو تو سفردیں۔

2- اگر مریض تین چار گھنٹوں کے بعد کچھ نہ کھائے تو اسے غشی سی محسوس ہونے لگے۔ ایسے مریض کو ایوڈیم دیں مرض میں افاتہ ہوگا۔

3- جب مریض کو کسی بھی چیز کی بھوک محسوس نہ ہو تو رسٹاکس دینا مفید ہے۔

4- اگر کسی مریض کی بھوک بلا وجہ ختم ہو جائے یا کسی شدید بیماری کی وجہ سے بھوک مر جائے تو جینیٹا لوٹا دینے سے اس کی بھوک واپس آ جاتی ہے۔

5- جب مریض غذا کے چند لقمے کھالے اور ایسا محسوس کرے کہ اس نے بہت زیادہ کھا لیا ہے تو اسے پرنس نو سادینے سے مرض میں کمی ہو جائے گی۔

معدے کی اہم علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کترن والی بھوک، خالی پن کا احساس جو نبی کوئی مریض کترن محسوس کرے فوراً کچھ نہ کچھ کھا لینا چاہئے تو اسے سپیڈا دینا مفید ہے۔

بھوک لانے والی دوائیں

جس مریض کو بھوک نہ لگتی ہو تو اسے سکونابرا اور جن سنگ مدرٹنگر کے دس قطرے فی خوراک کھانے سے پہلے دئے جائیں تو اس کی بھوک واپس آ جاتی ہے۔

بھوک بچے کی منتشر

1- جب کسی بچے کو کبھی بھوک لگتی ہو اور کبھی اسے بالکل بھوک نہ لگتی ہو، بچہ ہر وقت بھوکا بھی رہتا ہو اور کچھ نہ کچھ کھانا چاہتا ہو، چیز مانگ بھی لیتا ہو، جب وہ چیز اسے دی جائے تو غصے کی حالت میں پھینک دیتا ہو، ایسی علامت میں سہانا کا میاب دوا اثابت ہوتی ہے۔

2- سوکھا مسان میں بیتلا بچوں کی بھوک بڑھی ہوئی ہو تو اولیم جیک دیں۔

3- جب کوئی مریض بہت زیادہ بھوکا ہو اور اس قدر نہ کھا سکے کہ اس کی تسکین ہو تو لیک کینیم دیں۔

بھوک بڑھی ہوئی یا بھوک سے ٹڈھال ہو

1- جب کوئی مریض بھوک کی وجہ سے ٹڈھال ہو اسے شدید پیاس بھی ہو، اگر وہ کچھ نہ کھائے تو پریشان و غمگین ہو جائے، بھوک لگنے پر وہ اپنی حیثیت کے مطابق اچھا کھانا کھائے لیکن سوکھتا چلا جائے، مریض ہر وقت کچھ نہ کچھ کھانا ہی رہے، جب اس کا معدہ بھر جائے تو قدرے آفاقت محسوس کرے لیکن کمزور ہونا ترقی کرتا جائے، تھوک اور زخموں سے بدبو آتی ہو، جگر اور تلی بڑھ جائے اور ان میں دکن محسوس ہو تو آیوڈیم مدرنگر کی شکل میں استعمال کرنے سے پیٹ کے کپڑے بھی نکل جاتے ہیں۔

2- ان ہی علامتوں کے لئے اگر کلکیر یا کارب یا فیرم میٹ استعمال کی جائیں تو بھی مریض کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

3- مرگی کے دورے سے پہلے درندوں جیسی شدید بھوک کی صورت میں ہائیوسائیمس دیں۔

4- جب کوئی مریض نیند سے ایسی حالت میں جاگے کہ اسے وحشی درندوں جیسی بھوک لگی ہوئی ہو تو اس کے لئے ایسڈ فاس مفید دوا ہے۔

بھوک کا ختم ہو جانا

1- جب کسی مریض کو پیاس تو بہت شدید لگتی ہو مگر بھوک بالکل نہ لگے، سردی تو لگتی ہو مگر کپڑے اتارنا گوارا نہ کرتا ہو تو اسے ایسڈ فاس دینا ہوگا۔

2- جب کسی مریض کو بھوک نہ ہو اس کا جسم سوکھتا جا رہا ہو، خون کی کمی ہو اور جلن دار پیاس بھی رہتی ہو، جب پیشاب کرے تو مقدار زیادہ خارج ہو اور رنگت بھی زرد ہو تو ایسڈ فاس پر پھر دیکھیں۔

3- جب مریض کے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو، زبان کی جڑ میں زرد رنگ کی تہہ ہو جس کی بڑی وجہ ہاضمہ کی خرابی ہو تو مریض کے لئے نیکس و امیکا بہترین دوا ہے۔

4- جب بھوک بالکل نہ ہو تو تھو جانا چاہئے۔

5- اگر مریض کو بھوک نہیں لگتی تو کھانا کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے آیوڈیم 3x ابلے ہوئے آدھے گلاس پانی میں ملا کر مریض کو پلانا چاہئے، یہ دوا بھوک پیدا کرے گی۔

6- جب کسی شدید بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد مریض کو بھوک نہ لگتی ہو یا سادہ بھوک کا ضیاع ہو تو کھانا کھانے سے آدھ گھنٹہ پیشتر جنینا لوئیٹار مدرنگر مریض کو دے دیں، تکلیف رفع ہو جائے۔

س: بھوک لگانے والی ہربل (نباتی) دوائیں کون سی ہیں؟

ج: آسٹین نصف تا ایک چمچ کا جو شانہ ایک ہفتہ پینے سے بھوک بیدار ہو جاتی ہے یا سفوف ختم کاسنی ایک چمچ صبح شام بالیوں یا سنگتر سے کا خشک چھلکا پیس کر استعمال کرنے سے بھوک پیدا ہوتی ہے یا پودینہ سبز یا خشک معدہ کو طاقت دینے کے ساتھ ساتھ بھوک پیدا کرتے ہیں اسی طرح کالی مرچ خوب بھوک پیدا کرتی ہے یا سوٹھ نصف تا ایک چمچ بھوک پیدا کرنے

میں معاون ہے۔

تمام مرچ مسالہ جات مثلاً سفوف زیرہ، کالی مرچ، سرخ مرچ، لوگ جلوتری، لہسن، پیاز، الہچگی، دارچینی، اور تمام تر شیاں بھوک پیدا کرتی ہیں۔

س: نباتاتی پیٹس ادویات کونسی ہیں جو بھوک پیدا کریں اور ہاضمہ درست کریں؟

ج: سفوف نمک سلیمانی، کارمینا، جب کبد نوشادری، جوارش کومنی، جوارش جالینوس، اور جگر کی خرابی کی صورت میں شربت دینار و شربت بزوری بہترین مشقی ادویات ہیں۔

س: وہ قدرتی اعمال کون سے ہیں جو قدرتی بھوک پیدا کرتے ہیں؟

ج: مناسب ورزش سیر و تفریح چہل قدمی کریں، ذہنی کثرت کا راور ذہنی تفکرات سے حتی الوسع گریز کریں کم خوری حقیقی بھوک کا قدرتی علاج ہے۔

بھوک نہ لگے تو بھوک کا انتظار کریں اور درمیان میں ایک کھانے سے فائدہ کر لیں۔

س: جیسا کہ طبقہ امراء کو اکثر وقت کچھ نہ کچھ کھانے کی طرف دھیان رہتا ہے اور اس دھیان کی وجہ سے ان میں بھوک کی ایک مصنوعی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مصنوعی بھوک سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج: خود کو صروف رکھیں، اگر بناوٹی بھوک کا خیال آئے تو اس خیال کو فوراً جھٹک کر اپنی توجہ دوسری طرف پھیر لیں اور سچی بھوک کا انتظار کریں۔ سچی بھوک کی علامت ہم گزشتہ صفحات میں تحریر کر چکے ہیں۔

خصوصاً امراء کے لیے حصول تندرستی کا اور قیام صحت کا ایک راز ہے۔ بالعموم امیر زیادہ کھانے سے بیمار ہوتا ہے اور مغرب خوراک کی کمی کی وجہ سے

س: اگر حقیقی اور سچی بھوک کی حالت میں کوئی بد پرہیزی ہو جائے یا کوئی غیر مفید غذا کھالی جائے تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج: ہمارے وسیع تجربات و مشاہدات کے مطابق سچی اور حقیقی بھوک کی حالت میں اگر کوئی بے احتیاطی ہو جائے بالعموم اس کا کوئی برائی نتیجہ نہیں نکلتا بشرطیکہ اس کی مقدار زیادہ نہ ہو، خدا تعالیٰ نے انسانی جسم کے اندر ایک ایسا نظام قائم کیا ہے۔ کہ وہ چھوٹی موٹی فروگزاشتوں کی چشم پوشی کرتا ہے اور نقصان سے بچاتا ہے۔ کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو کہ ہمارے نزدیک یہی مطلب ہے ہمارے نظریہ کے مطابق انسان کو حلال اور طیب اشیاء میں سے ہر چیز کو کھانا چاہیے۔ مگر جو چیز بعض طبائع کے موافق نہ ہوں، اگر بہت ہی قلیل مقدار میں استعمال کر لی جائیں تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، مثلاً ایک شخص کے لیے ایک کپ آکس کریم

نقصان کا باعث بن سکتا ہے تو صرف ایک دو چائے کے چمچ کھا لینے سے نقصان نہیں ہوگا، انسانی جسم اس نقصان کو Cover Up کر لے گا۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ کسی چیز کی کتنی مقدار اس کے لیے ضرور رساں ہے۔ اگر اس کا عشر عشر کھالیا جائے ہمارے تجربات و مشاہدات کے مطابق نقصان دہ اثرات انسانی جسم پر

ظاہر نہیں ہوتے۔ ہاں اگر بے احتیاطیوں پر دوام اختیار کر لیا جائے اور مقدار بھی زیادہ بڑھالی جائے تو پھر نقصان ضرور ہوتا ہے۔

محققین کا ایک گروہ اس نظریے کا حامل ہے کہ لوگوں کو کبھی کبھار ایسی چیزیں بھی قلیل مقداروں میں ضرور کھانی چاہئیں۔ جن کے ان پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔

س: انسان کمزور ہے اور غلطی کر بیٹھتا ہے اگر کھانے پینے کی بے احتیاطی کر لے مثلاً زیادہ کھالے یا کھانے پر کھانا کھالے تو پھر کیا کرنا چاہیے؟

ج: اگلے ایک یا دو وقت کے کھانوں سے فائدہ کر لے اور جب تک بھوک خوب نہ چمکے کچھ نہ کھائے ضعف یا کمزوری کا احساس ہو تو پھلوں کا رس یا کوئی مشروب پی سکتا ہے۔ گویا فائدہ غذائی بے احتیاطیوں اور غلطیوں کا کفارہ ہے۔

س: کھانے کے ٹائم ٹیبل مقرر کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: کھانے کے ٹائم مقرر ہونے چاہئیں۔ اس سے معدہ اور دیگر اعضائے ہضم اپنے فرائض صحیح وقت پر انجام دیتے ہیں۔ مگر جب بھوک نہ ہو تو بعض لوگ صرف اس لیے کھانا کھاتے ہیں کہ ہمارا کھانے کا وقت ہے۔ یہ طریقہ درست نہیں۔ اس سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

البتہ اپنی اعضائے ہضم کی عادت برقرار رکھنے کے لیے بھوک کے وقت صرف ایک آدھ لقمہ کھالیں، یہ کافی ہے، اس سے عادت اور اعضائے ہضم کا نظام درست رہے گا۔

س: بعض لوگ بالخصوص لڑکیاں بے جا قسم کی فاقہ کشی یا ڈائٹنگ کرتی ہیں وہ کیسی ہے؟

ج: انتہائی غلط اور مضرت ہے۔ اس سے معدہ اور نظام ہضم میں ایسے نقصان پیدا ہوتے ہیں۔ جو ازاں بعد ٹھیک ہونے میں نہیں آتے۔

س: اگر کوئی شخص پُر خوری کا ارتکاب کرتا ہے اس کی کیا علامات ہیں؟

ج: پُر خوری کے مرتکب شخص کی علامت یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد اس کی طبیعت سخت سست اور کسل مند ہو جاتی ہے۔ جبکہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق معدے کا تیسرا حصہ خالی رکھنے والے کی طبیعت چست رہتی ہے۔ کم خور کی خوراک کم خور کا بوجھ اٹھالیتی ہے۔ جبکہ بساخور (زیادہ کھانے والا)

کو اپنا اور خوراک دونوں کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے اور اس کی طبیعت خود اس کے اوپر بوجھ ہوتی ہے۔ سچی بھوک پر کھانے سے طبیعت میں کچھ سستی تو آتی ہے مگر طبیعت انتہائی بوجھل اور کسل مند ہرگز نہیں ہوتی اور کھانا کھانے کے بعد ضروری ہے کہ انسان فوراً لیٹ نہ جائے بلکہ ہلکی چھلکی چہل قدمی کرے۔ مگر سخت جسمانی یا ذہنی کسرت کھانے کے بعد نقصان کا باعث بنتی ہے۔

س: ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ سچی بھوک لے کر دسترخوان پر آؤ، اور ابھی بھوک باقی ہو تو دسترخوان چھوڑ دو، بظاہر آسان مگر اس پر عمل مشکل ہے؟

ج: یہ واقعی درست ہے کہ ایسا کوئی پیانہ (GAUGE) تو ہے نہیں جو معدہ میں ڈال کر دیکھ لیا جائے کہ ابھی کتنا معدہ بھر چکا ہے، اور کتنا خالی ہے۔

صرف ایک اندازہ ہے اور صحت کے حوالے سے یہ ضروری ہے کہ معدے کا کم از کم 1/3 حصہ خالی رہے۔ حقیقی بھوک کی حالت میں طلب و اشتہاء اور اعصابی نظام جو کہ تحریک کی حالت میں ہوتا ہے۔ ایسے میں کھانے سے ہاتھ کھینچنا بہت مشکل لگتا ہے مگر ہاتھ کھینچ لینے کے تھوڑی دیر بعد اعصابی نظام کی تحریک تسکین میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور بھوک کا بقیہ جوش گویا

از خود کچھ دیر کے بعد ختم جاتا یا مٹ جاتا ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ پر خوری سے بچنے کا صرف اور صرف ایک اصول ہمارے تجربے میں بہت مؤثر ثابت ہوا ہے۔ کہ معدے کا 1/3 حصہ خالی رکھنے کے اندازہ سے محض اتنا کھانا دسترخوان پر ہو دوسرا پرے ہٹا دیں۔

شدید بھوک کی حالت میں بھوک کی تیز رفتار گاڑی کو بریک مارنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے۔ بلکہ بریک لگاتے لگاتے وہ پر خوری کے کئی ٹیشن کر اس کر چکی ہوتی ہے۔ پس اس مقصد کے لئے پہلے سے کی گئی منصوبہ بندی اور اٹھائے گئے عملی اقدامات ہی فائدہ دے سکتے ہیں۔

س: بعض لوگ روٹی سے تو ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ مگر سالن منہ کو چھپانے کی خاطر کھاتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح کافی سالن کھالیتے ہیں؟

ج: یوں روٹی سے ہاتھ کھینچ لینے کا کوئی فائدہ نہیں اگر سالن زیادہ کھالیا جائے پُر خوری صرف روٹی سے نہیں ہر کھانے کی چیز سے ہو سکتی ہے۔ بلکہ سالن کی زیادہ مقدار کھانا روٹی سے کہیں زیادہ مضرت ہے۔ اس لئے کہ اس میں چکنائی اور مرچ مصالحہ جات اور بعض ہولٹوں والے تو کیمیکل بھی ڈالتے ہیں۔ پس سالن کی مقدار زیادہ استعمال کرنا اور روٹی کی مقدار کم کھا کر یہ سمجھنا کہ ہم پر خوری کے مرتکب نہیں ہو رہے، یہ غلط فہمی ہے۔ درجہ بدرجہ ہیزیاں یا جگی ہیزیاں سلاد، کچے، سادہ ابلے ہوئے اناجوں کا نقصان نسبتاً کم ہے۔

یعنی یہ نہیں کہ یہ جس قدر مرضی کھالیں ان کی کوئی مضرت نہیں، یہ بات درست نہیں۔ مثلاً اس شخص کی طلب دو سیب کھانے کی ہے، تو اسے اصول کے مطابق ایک یا ڈیڑھ سیب کھانا چاہیے اور معدے کا کچھ حصہ خالی رکھنا چاہیے۔ اگر وہ معدہ کو پورا بھرتا ہے یا دو کی بجائے تین چار سیب کھالیتا ہے تو زائد ضرورت غذا و خوراک زہریلا مادہ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور آہستہ اور خاموش کاروائی کے ذریعہ ان مسلسل بے قاعدگیوں کے نتیجے میں قطرہ قطرہ سے شوہر دیا کے مصداق کے طور پر ایک نہ ایک دن اسے بیمار کر کے رہتی ہے۔ معدہ کے اندر جو بھی غذا جاتی ہے وہ اسے ہضم کرنا پڑتی ہے۔ لہذا صرف روٹی کو غذا سمجھنا اور باقی سارے دن کی اشیائے خور و نوش مثلاً چائے، مشروبات، پھل، سموسے، پکوڑے وغیرہ کو کسی کھاتے میں نہ ڈالنا بے انصافی ہے۔

گلائڈر کا تعارف اور اڑان کے طریق

بنتے ہیں۔

تاہم جیسے جیسے گلائڈر کی رفتار بڑھتی ہے، ویسے ویسے اس کے جسم اور بازوؤں سے پیدا ہونے والی رگڑ (ڈریگ) کی قوت بھی بڑھتی جاتی ہے جو اس کی رفتار کم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اب چونکہ گلائڈر ایک بغیر انجن کا طیارہ ہوتا ہے، لہذا اسے تیز رفتار بنانے کے لئے ایک انوکھا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ جب دوران پرواز گلائڈر کی رفتار بڑھانی ہو تو اسے ایک طرف سے جھکا کر موڑا جاتا ہے۔ اس طرح گلائڈر کی بلندی میں کچھ کمی تو ضرور آجاتی ہے لیکن اس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ البتہ اگلے مرحلے میں گلائڈر کی تیز رفتار سے فائدہ اٹھا کر دوبارہ سے اٹھان حاصل کی جاتی ہے اور اسے واپس اونچائی پر لے جایا جاتا ہے۔

بہ الفاظ دیگر، بلندی ہی وہ ذریعہ ہے جو گلائڈر کو توانائی فراہم کرتی ہے اور اسی سے اسے اڑنے میں مدد ملتی ہے۔ کسی بھی گلائڈر کی صلاحیت جانچنے کے لئے جو پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے اسے ”تیرنے کی شرح“ (Glide Ratio) کہا جاتا ہے۔ اس شرح کی بدولت یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ گلائڈر نیچے کی طرف آتے ہوئے کتنا فاصلہ طے کرے گا۔

جدید گلائڈروں کا ”گلائڈ ریشو“ پرانے گلائڈروں کے مقابلے میں کہیں زیادہ یعنی 60:1 تک ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی گلائڈر ایک میل کی بلندی پر رہتے ہوئے پرواز کر رہا ہو تو وہ کے بغیر 60 میل تک کا فاصلہ طے کر سکتا ہے۔ اگر اس کا موازنہ مسافر بردار طیاروں سے کیا جائے تو ان میں تیرنے کی تناسب 10:1 تک ہو سکتی ہے۔

علاوہ ازیں، گلائڈر میں تیرنے کی شرح بڑھانے کے لئے رگڑ (ڈریگ) میں کمی کو بھی بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ رگڑ میں کمی کا مطلب ہے کہ گلائڈر کو اپنی رفتار برقرار رکھنے کے لئے بہت زیادہ بلندی پر جانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ رگڑ میں کمی لانے کے لئے کسی گلائڈر میں تین باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

1- گلائڈر کو ہر ممکن حد تک کم وزن بنایا جاتا ہے۔ اس کا اگلا حصہ قدرے چھوٹا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس حصے کی لمبائی، اس کی چوڑائی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اتنی زیادہ کہ اس جگہ میں ایک شخص بے آسانی بیٹھ سکتا ہے۔

2- کسی بھی گلائڈر کی بیرونی سطح کو زیادہ سے زیادہ ہموار بنایا جاتا ہے۔ طیاروں کے برعکس، گلائڈروں کو بنانے کے لئے فائبر گلاس یا کاربن کمپوزٹ مادوں کے ہموار کٹے استعمال کئے جاتے ہیں، جنہیں آپس میں جوڑنے کے لئے کیلوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لہذا کم وزن کی بناء پر گلائڈر میں

انسان نے جب پرندوں کو ہوا میں پرواز کرتے دیکھا تو اس کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ بھی پتھر لگا کر پرندوں کی مانند ہوا میں اڑے۔ چونکہ انسان کا جسم پرندوں کے مقابلے میں بہت بھاری ہے، اس لئے وہ پرواز کے قابل نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ شروع کی کئی صدیوں تک وہ محض اپنے تخیل کے زور پر ادھر سے ادھر پرواز کرتا رہا۔ کئی صدیوں میں اڑان قابلین ہوتا تو کبھی اڑان کھولا۔

تاہم کچھ لوگ انسانی پرواز کے اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کی کوششوں میں مصروف بھی رہے۔ مثلاً بہت سے لوگوں نے اپنے بازوؤں پر پرندوں کی طرح کے پر لگائے اور اڑنے کی کوشش کی۔ لیکن اس جستجو میں بہت سے لوگ یا تو اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے یا بری طرح زخمی ہوئے۔ انہی میں سے ایک نام عباس بن فرناس کا بھی ہے۔ فلکیات اور پرواز کے علم (طیرانیات) کا شوق رکھنے والا یہ مسلمان سائنسدان اپنی اختراعات اور ایجادات کی بنا پر خاص شہرت کا حامل رہا۔

ابن فرناس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے سب سے پہلے اڑنے کی کوشش کی تھی۔ اس نے ایک ایسا غلاف تیار کیا تھا جس میں پرواز متحرک بازو لگے ہوئے تھے۔ ایک چٹان پر چڑھ کر اس نے ان مصنوعی پروں سے اڑنے کی کوشش کی لیکن زیادہ دیر تک نہ اڑ سکا اور وہ زمین پر اترتے ہوئے بری زخمی ہو گیا۔ بعد کے زمانے میں بھی لوگ پرواز کرنے کے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے رہے۔ آخر کار وہ وقت بھی آن پہنچا جب دو امریکی بھائیوں، رائٹ برادران نے انسان کے اس خواب کو سچ کر دکھایا۔

اگرچہ انسان نے پہلی بار غبارے سے ہوا میں بلند ہونے کا کام لیا، لیکن یہ گلائڈر ہی تھا جس نے اسے اڑنا سکھایا اور پرندے کی طرح فضا میں آزاد اور متوازن پرواز کو ممکن بنایا۔ گلائڈر، ہوائی جہاز کی وہ قسم ہے جس میں کسی بھی طرح کا کوئی انجن نصب نہیں ہوتا۔ چنانچہ جب یہ پرواز کرتا ہے تو اس سے نکلنے والی آواز بہت ہی معمولی ہوتی ہے۔ تاہم اس قسم کے طیارے کو دوران پرواز جب موڑا جاتا ہے تو اسے قابو کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں انجن نہیں ہوتا۔ لہذا اس کی پرواز کا تمام تر دار و مدار اس کے لمبے بازوؤں پر ہوتا ہے۔

گلائڈر کو محو پرواز کرنے کے لئے تین بنیادی چیزیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اٹھان یا لفٹ، کشش ثقل (گریوٹیٹی) اور رگڑ یعنی ڈریگ۔ گلائڈر کے لمبے اور بڑے بازو اسے اتنی اٹھان فراہم کرتے ہیں کہ اس کا وزن متوازن رہتا ہے۔ علاوہ ازیں طیارے کے یہی بازو اسے زیادہ تیز رفتار بنانے کا بھی باعث

ڈریگ بھی کم سے کم ہو جاتا ہے۔

3- گلائڈر کے بازوؤں کی لمبائی، چوڑائی کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی یہ بازو چوڑائی میں بہت کم اور لمبائی کے لحاظ سے خاصے طویل ہوتے ہیں۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ گلائڈر کے بازو بہت لمبے ہونے کے ساتھ ساتھ بہت پتلے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ گلائڈر کی کارکردگی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ بازو اٹھان پیدا کرنے کے علاوہ رگڑ میں بھی کمی کا باعث بھی بنتے ہیں۔

فضا میں اڑنا

چونکہ گلائڈر ایک بغیر انجن کا طیارہ ہے، لہذا اسے فضا میں پہنچانا ایک مشکل معاملہ ہوتا ہے۔ اس کا ایک عام طریقہ تو یہ ہے کہ اسے کسی دوسرے طیارے سے باندھ دیا جاتا ہے۔ جب وہ طیارہ فضا میں بلند ہوتا ہے تو اس کے پیچھے بندھا گلائڈر بھی ہوا میں اڑنے لگتا ہے۔ اس کے بعد ایک خاص بلندی پر جا کر گلائڈر سے بندھی رسی کھول دی جاتی ہے۔ اس مرحلے پر گلائڈر اپنی پرواز جاری رکھنے کے لئے اپنے لمبے بازوؤں سے مدد لیتا ہے۔

بلندی کو برقرار رکھنا

دوسرے کئی کیلوں کی طرح گلائڈرنگ کو بھی ایک کھیل کی حیثیت حاصل ہے۔ تاہم اس کھیل کا دلچسپ اور اہم پہلو کسی گلائڈر کو ہوا میں دیر تک اڑاتے رہنا یا اس کی پرواز کو مسلسل کئی گھنٹوں تک جاری رکھنا ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے گلائڈر کے تیرنے کی شرح (گلائڈ ریشو) ہی کافی نہیں ہوتی۔ اگر موسم موافق ہو تو ایک تجربہ کار پائلٹ، گلائڈر کو معمول سے زائد بلندی پر محو پرواز رکھ سکتا ہے۔ علاوہ ازیں گلائڈر کی پرواز کو بہت دیر تک برقرار رکھنے کے لئے کچھ قدرتی عوامل سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

گلائڈر اڑانے والے پائلٹ کو طرح کے قدرتی عوامل سے بطور خاص فائدہ اٹھاتے ہیں: اول حراری رد (تھرمل) اور دوم پہاڑی اٹھان (رج لفٹ)۔

گرمی کے موسم میں جب سورج کی حرارت زمین تک زیادہ پہنچتی ہے اور اسے زیادہ گرم کر دیتی ہے۔ جب ہوا اس گرم زمین سے لگتی ہے تو وہ بھی گرم ہو جاتی ہے اور تیزی سے اوپر کی طرف اٹھنے لگتی ہے۔

اسے حراری رد (Thermal) کہا جاتا ہے۔ ایسے موسم میں ایک ماہر گلائڈر پائلٹ اپنے چاروں طرف نظر رکھتا ہے اور ایسے مقامات ڈھونڈتا ہے جو زیادہ گہری رنگت کے ہوں (کیونکہ گہرے رنگوں میں زیادہ گرمی جذب ہوتی ہے اور وہ آس پاس کے مقابلے میں زیادہ گرم ہوتے ہیں)۔ مزید برآں، گلائڈر پائلٹ نئے نئے بننے والے بادلوں کی تلاش میں بھی رہتا ہے، جو زمین پر حرارتی سرگرمیوں کی علامت ہو سکتے ہیں۔

آپ کو یہ جان کر شاید حیرت ہو کہ زیادہ بلندی پر پرواز کرنے والے پرندے (خصوصاً عقاب) بھی

حراری رد کا استعمال کرتے ہوئے بلندی پر دیر تک پرواز کرتے ہیں اور اپنا شکار تلاش کرتے ہیں۔

جب پائلٹ کوئی حراری رد تلاش کر لیتا ہے تو گلائڈر کو ہوا میں تیراتا ہوا اس جگہ لے جاتا ہے اور اوپر اٹھتی ہوئی حراری رد کے ساتھ اس وقت تک چکر کاٹتا رہتا ہے جب تک اسے مطلوبہ بلندی حاصل نہ ہو جائے۔

پہاڑی کے دامن، چوٹیوں یا دیگر پہاڑی سلسلوں میں اکثر تیز ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ جب ہواؤں کے یہ جھکڑ کسی پہاڑی ڈھلان کی طرف بڑھتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ اوپر اٹھنے لگتے ہیں اور یوں پہاڑی ڈھلان کے ساتھ ہوا کی پٹی ہی بن جاتی ہے جس میں ہوا نہ صرف تیز رفتار ہوتی ہے بلکہ خاصی قوت سے اوپر کی طرف اٹھ رہی ہوتی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی چیز چاہے وہ گلائڈر ہی کیوں نہ ہو، اس ہوائی پٹی کی زد میں آکر اوپر اٹھنا شروع کر دیتی ہے۔ اس عمل کو ”پہاڑی اٹھان“ (Ridge Lift) کہا جاتا ہے۔ تاہم پہاڑی اٹھان اپنی تشکیل کرنے والے پہاڑی چوٹی سے بہت زیادہ اونچائی تک نہیں جاسکتی اور گلائڈر بلندی میں صرف چند سو فٹ کا اضافہ ہی کر سکتی ہے۔

زمین پر واپسی

گلائڈر کے زمین پر اترنے (لینڈ) کرنے کا طریقہ وہی ہے جیسا کہ انجن والے طیاروں کا ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ عام طیاروں میں پیروں کی تعداد، گلائڈر کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے اور وہ آسانی زمین پر اتر جاتے ہیں۔ جبکہ ایک عام گلائڈر میں صرف ایک چھوٹا سا پہیہ (کاک پٹ) کے نیچے حصے میں لگا ہوتا ہے اور اسی اٹھوتے پہیے کے سہارے گلائڈر زمین پر اترتا ہے۔

ایک کم وزن یا ہلکے گلائڈر کے مقابلے میں ایک زیادہ وزنی گلائڈر تیز رفتاری سے پرواز کر سکتا ہے۔

اگرچہ پرواز کے دوران اس کی تیرنے کی شرح (گلائڈ ریشو) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن یہ تیزی سے نیچے کی طرف آئے گا اور اس کی تیز رفتاری میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ گلائڈروں کو زیادہ وزنی اور تیز رفتار بنانے کے لئے اکثر ان میں بیلاست ٹینک (اضافی ٹینکیاں) نصب کئے جاتے ہیں۔ ان ٹینکیوں میں 500 پاؤنڈ تک پانی بھرا جاسکتا ہے۔ یہ اضافی ٹینکیاں میدانی یا کھلے علاقوں میں پرواز کرنے یا پھر فضائی مظاہروں کے دوران عام طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔

گلائڈر کا اضافی وزن اس کے فضا میں بلند ہونے کی شرح میں کمی کا باعث بھی بنتا ہے۔ یہ صورت حال اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب گلائڈر بلندی حاصل کرنے کے لئے حراری رد کا سہارا لیتے ہیں۔ تاہم کم دورانیے کی پرواز میں بھی گلائڈر کو اس قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر گلائڈر کو مطلوبہ اٹھان نڈل رہی ہو تو پائلٹ کسی بھی وقت اضافی ٹینکیوں کو خالی کر سکتا ہے۔

(گلوبل سائنس نومبر 2007ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر را میر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز)

محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ نصرت جہاں اکیڈمی فار گرلز کی طالبات نے اس سال منعقدہ سالانہ کھیلوں کے مقابلہ جات برائے وزیر اعلیٰ پنجاب پروگرام اور انٹرنیشنل لیول کے مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوئے پوزیشنز حاصل کیں۔ مقابلہ جات انٹرنیشنل لیول منعقدہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں باسکٹ بال کے مقابلہ میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ نوال ناصر بنت مکرم ملک ناصر حیات صاحب دہم اے کیپٹن، باسمہ منیر بنت مکرم منیر احمد باجوہ صاحب دہم بی وائس کیپٹن، فاطمہ خان بنت مکرم تنگیل مسعود خان صاحب دہم بی، فارحہ ملک بنت مکرم ملک ارشاد اللہ صاحب دہم بی، شگفتہ سید بنت مکرم سید نادر سیدین صاحب دہم بی، خدیجہ داؤد بنت مکرم راجہ داؤد احمد صاحب ہشتم بی، مشعل خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب ہشتم بی، سنبل ابرار بنت مکرم ابرار احمد خان صاحب ہشتم اے، صبیحہ تنویر بنت مکرم تنویر احمد صاحب ہشتم اے، فرحین خالد بنت مکرم خالد رشید صاحب ہشتم اے، طوبی انعم بنت مکرم چوہدری کامران صاحب ہشتم اے اور رغبیہ خالد بنت مکرم خالد محمود صاحب ہشتم اے اس ٹیم کی ممبرات تھیں۔

بیزمنٹن کے مقابلہ جات انٹرنیشنل لیول میں سیکنڈ، مرکز لیول پروگرام وزیر اعلیٰ پنجاب میں فرسٹ اور بورڈ لیول میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ ان مندرجہ بالا مقابلہ جات میں نوال ناصر بنت مکرم ملک ناصر حیات صاحب دہم، فاطمہ خان بنت مکرم تنگیل مسعود خان صاحب دہم، باسمہ منیر بنت مکرم منیر احمد باجوہ صاحب دہم، انیلا عارف بنت مکرم محمد عارف صاحب دہم نے شمولیت کی۔

تھلیکس کے مقابلہ جات انٹرنیشنل لیول منعقدہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں 400 میٹر ریس میں نوال ناصر بنت مکرم ملک ناصر حیات صاحب دہم نے تھرڈ اور انیلا عارف بنت مکرم محمد عارف صاحب دہم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

سائیکل ریس میں انٹرنیشنل لیول پہ 2nd آنے کے بعد بورڈ لیول مقابلہ جات منعقدہ فیصل آباد میں تھرڈ پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات نوال ناصر بنت مکرم ناصر حیات صاحب دہم، طوبی انعم بنت مکرم چوہدری کامران صاحب ہشتم، ثانیہ سلطان بنت مکرم

چوہدری محمد سلطان صاحب ہشتم، خدیجہ داؤد بنت مکرم راجہ داؤد احمد صاحب ہشتم، صبا سر فراز بنت مکرم سر فراز احمد صاحب ہفتم، پروانجی بنت مکرم وحید احمد جنجوعہ صاحب ہفتم تھیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں اور ادارہ کو مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(نصرت بیگم صاحبہ بابت ترکہ

چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب)

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاندان محترم بشیر احمد چیمہ صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 8/1 دارالرحمت (فیکٹری ایریا) برقبہ 2 کنال منتقل کردہ ہے۔ لہذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں منقسم کر دیا جائے۔

- 1- مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیوہ)
- 2- مکرم احمد فراز چیمہ صاحب (بیٹا)
- 3- مکرمہ صدف ناز چیمہ صاحبہ (بیٹی)
- 4- مکرم خالد احمد چیمہ صاحب (بیٹا)
- 5- مکرم محمد احسن چیمہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ لمتہ القیوم صاحبہ بابت ترکہ

مکرم مظفر احمد منصور صاحب)

مکرمہ لمتہ القیوم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاندان مظفر احمد منصور صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کا اکاؤنٹ نمبر 1-158 تحریک جدید میں موجود ہے اس وقت ان کے ذاتی کھاتہ میں 60,591.72 روپے موجود ہیں۔ لہذا یہ رقم میرے کھاتہ نمبر 12/162 تحریک جدید میں منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

- 1- مکرمہ لمتہ القیوم صاحبہ (بیوہ)
- 2- مکرم ظہیر احمد منصور صاحب (بیٹا)
- 3- مکرم منیر احمد منصور صاحب (بیٹا)
- 4- مکرمہ لمتہ القیوم صاحبہ (بیٹی)

5- مکرمہ مبارکہ احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ساختہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید ڈھراؤ ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ڈھراؤ ضلع چک نمبر 169 مراد ضلع بہاولنگر کے سابق صدر جماعت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب گل ولد مکرم چوہدری محمد دین صاحب 95 سال کی عمر میں مورخہ 28 اکتوبر 2009ء کو وفات پا گئے۔ مقامی طور پر مکرم رانا منور احمد صاحب شاہد نے

نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی میت ربوہ لائی گئی 29 اکتوبر کو بعد نماز عصر مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ ہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے صوم و صلوة کے پابند تھے۔ غریب پروری آپ کا وصف تھا و فقین زندگی کے ساتھ بڑے احترام سے پیش آتے مرکزی مہمانان گرامی کا ادب و احترام کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ نے مکرم چوہدری علی شیر صاحب گل کے

ذریعہ 1924ء میں احمدیت قبول کی تھی اور اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ ان پڑھ تھے اس کے باوجود کئی دعائیں سن کر یاد کر لی تھیں اور انہیں دہراتے رہتے تھے خلافت کے شیدائی تھے جلسہ سالانہ پر بڑی بے تابی سے شامل ہوتے۔ MTA پر خطبہ جمعہ بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔ اپنے اخلاص کی بناء پر وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئے۔ اپنی زندگی میں تمام جائیداد کا حصہ ادا کر دیا ہوا تھا۔ آپ نڈرا احمدی تھے۔ 1974ء کے سنگین حالات کا جو ان مردی سے مقابلہ کیا مخالفین نے مکمل بایکٹ کر دیا تھا۔

پانی کی لائن کاٹ دی تھی خوف و ہراس پھیلانے کے لئے روزانہ جلوس بنا کر لاتے نعرہ بازی کرتے گھروں میں پتھراؤ کرتے۔ آپ نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اس وقت آپ صدر کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ جماعت کی ڈھارس بندھائی اور خلافت سے غلامی و فدایت کا تعلق قائم رکھا آپ نے اپنے بچوں کو تعلیم دلائی اور قابل بنایا۔ آپ نے سوگواروں میں دو بیٹے مکرم محمد انور گل صاحب، مکرم ظفر اسلام صاحب اور ایک بیٹی محترمہ طاہرہ جمین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد صفدر صاحب لندن چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت النعم میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردی سلسلہ کے ایک بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔

آپ 578ھ مطابق 1182ء میں ملتان کے قریب کوٹ کرور کے مقام پر پیدا ہوئے۔ کوٹ کرور میں ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد آپ نے مروجہ علوم کی تکمیل کی غرض سے خراسان، بخارا، مدینہ منورہ اور فلسطین کے بڑے بڑے علمی مراکز کا سفر کیا۔ مدینہ منورہ میں آپ نے اپنے عہد کے نہایت ممتاز محدث شیخ کمال الدین یحییٰ سے حدیث کی تکمیل کی اور پھر کئی برس رسول اکرم کے روضہ مطہرہ پر ذکر و فکر میں گزارے۔

واپسی میں آپ فلسطین سے ہوتے ہوئے بغداد گئے جہاں آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ صرف سترہ دن کی تربیت کے بعد شیخ نے آپ کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیا اور ملتان میں ایک سہروردی خانقاہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ آپ ملتان میں نصف صدی سے کچھ زائد عرصہ تک کام کرتے رہے اور آپ کی خانقاہ قرون وسطیٰ کے ہندوستان میں صوفیانہ تلقین کا ایک بہت بڑا مرکز بن گئی۔

شیخ بہاء الدین زکریا بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ عوام و خاص میں بے حد مقبول تھے۔ آپ کا زیادہ تر وقت عبادت و ریاضت میں گزارتا تھا۔ آپ کے سلسلہ کو پنجاب کے علاوہ سندھ اور بلوچستان میں بھی بڑا فروغ حاصل ہوا۔ آپ اپنے مریدوں کے دلوں کو مسخر کر لیتے تھے اور آپ کا لوگوں کو کفر سے ایمان کی طرف، گناہ سے عبادت کی طرف اور نفسانیت سے روحانیت کی طرف لانے میں بڑا مرتبہ ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا کا اپنے زمانے کی سیاسیات پر بھی گہرا اثر و رسوخ تھا۔ چنانچہ ملتان پر اقتدار قائم رکھنے میں آپ نے امتش کو بڑی مدد دی تھی اور اس کا دیا ہوا اعزازی لقب شیخ الاسلام بھی قبول کر لیا تھا۔

آپ کا انتقال 7 صفر 661ھ مطابق 21 دسمبر 1262ء کو ملتان میں ہوا۔ آپ کا مقبرہ، جو آپ نے اپنی زندگی میں خود تعمیر کروایا تھا۔ ایرانی فن تعمیر کا ایک دلکش نمونہ ہے۔ آپ کے پہلو میں آپ کے فرزند شیخ صدر الدین عارف آسودہ ہیں۔ آپ کی پابختی کی طرف خالی جگہ میں پہلے آپ کے پوتے حضرت شاہ رکن عالم مدفون تھے جنہیں بعد ازاں تغلق کے تعمیر کردہ دیدہ زیب مقبرہ میں منتقل کر دیا گیا۔

حضرت مسیح موعود جب 1897ء میں ملتان تشریف لے گئے تو حضرت بہاء الدین زکریا کے سجادہ نشین مخدوم بہادر حسن بخش قریشی صاحب نے حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کی اور حضور نے انہی کے ذریعہ واقع اندرون پاک گیٹ میں قیام فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 ص 640)

﴿بقیہ از صفحہ 1﴾

ذریعہ اٹھوایا جائے۔

5- نالیوں کے کنارے پر بعض خود رو جڑی بوٹیاں آگ آتی ہیں۔ ان کو تلف کر دیں۔ سڑک کی دونوں اطراف ہموار اور صاف ستھری ہوں۔

6- گھر کے صحن یا ریپ Ramp کو دھونے کی صورت میں کم سے کم پانی استعمال کریں تاکہ پانی سڑک پر کھڑا نہ ہو۔ اگر کچھ پانی سڑک پر آجائے تو اس کو پھیلا دیں تاکہ فوراً خشک ہو جائے۔ سڑک پر پانی جمع ہونے کی صورت میں گزرنے والے کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور سڑک بھی خراب ہو جاتی ہے۔

7- بچوں میں یہ عادت پختہ کی جائے کہ وہ بسکٹ، ٹافیوں اور نمکو وغیرہ کے ریپرز wrappers سڑک پر ہرگز نہ پھینکیں۔ اسی طرح ڈرائی فروٹ موٹگ پھلی، چلوغوزہ وغیرہ کے چھلکے بھی ڈسٹ بن میں ہی پھینکے جائیں۔

8- کسی پھل کا چھلکا یا گھٹلی وغیرہ گلی یا بازار میں نہ پھینکیں۔ بلکہ کسی شاپر میں ڈال کر ڈسٹ بن میں پھینک دیں۔ کیونکہ اس سے نہ صرف گندگی پھیلتی ہے بلکہ کیلے وغیرہ کے چھلکے سے پھسلنے کا بھی احتمال رہتا ہے۔

9- پلاسٹک کے لفافے جو ماحول کو آلودہ کرتے ہیں ان کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ ہماری ہر گلی اور سڑک ان شاپروں سے بالکل صاف ہو۔ ہمارے بچے اطفال یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے محلہ کی سڑک اور کسی میدان میں شاپر دیکھیں گے تو اسے اٹھا کر مقرر جگہ پر پھینک دیں۔

10- اکٹھے کئے ہوئے شاپرز کو خود آگ نہ لگائیں۔ اس سے ماحول میں آلودگی بڑھتی ہے۔ آپ شاپر اکٹھے کر کے تر تین کمیٹی کے حوالے کر دیں وہ اس کے تلف کرنے کا انتظام کر لیں گے۔

راستوں کے حقوق

1- گندے پانی کی نکاسی کے لئے نالیاں سڑک یا گلی کے کنارے پر ہوں۔ سڑک کے درمیان میں نہ ہوں۔ اگر کسی جگہ سڑک کراس کرنا مقصود ہو تو نالی کھلی نہ ہو بلکہ مضبوط کھلے پائپ زمین میں چھجا کر ان سے پانی گزرا جائے۔ نیز یہ پائپ زیر زمین ہوں جو رستے میں کسی صورت رکاوٹ نہ بنیں۔

2- گھر کا ریپ Ramp ایسا نہیں ہونا چاہیے جو رستے میں رکاوٹ پیدا کرے۔ ریپ کی ڈھلوان سڑک کے کناروں پر لگے درختوں کی لائن تک ہونی چاہیے۔ اس سے آگے نہیں۔ درختوں کی لائن سے آگے کی جگہ سڑک کے ہموار ہونی چاہیے۔

3- چونکہ نئے گھروں کی چوکی Level Plinth عموماً اونچا رکھا جاتا ہے۔ اس لئے سڑک کے لیول تک آنے کے لئے ایسا ریپ بنا دیا جاتا جو سڑک کے کنارے تک آ جاتا ہے اور رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ یہ درست نہیں۔ اس کے کئی حل ہو سکتے ہیں۔

i. گھر کے باہر ریپ کی ڈھلوان سڑک کے کناروں پر لگے درختوں کی لائن تک ہی ہو باقی ایڈجسٹمنٹ گیٹ کے اندر ہو۔ یعنی ریپ کی ڈھلوان گیراج یا پورچ کے اندر سے شروع کر لی جائے۔

گیراج یا پورچ کا لیول ہی نیچا Down رکھا جائے۔ پورچ سے گھر میں داخل ہونے کے لئے ایک دوزیے بنائے جائیں۔

4- ریپ Ramp کے شروع میں 2 انچ چوڑی نالی بنا دی جائے تاکہ دھونے کی صورت میں پانی سڑک پر کھڑا نہ ہو۔ یہ نالی 6 انچ چوڑی بنا کر اس پر لوہے کی جالی بھی رکھی جاسکتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پانی سڑک پر نہ آئے۔

5- اگر کسی جگہ واٹر سپلائی کا پائپ لیک ہونے کی وجہ سے پانی بہ رہا ہو تو فوراً انتظامیہ سے رابطہ کر کے ٹھیک کروائیں۔ تاکہ راستہ میں کچھڑ پیدا نہ ہو اور سڑک بھی خراب ہونے سے محفوظ رہے۔

6- کسی صورت گھر کے آگے ملہا اکٹھا نہ کریں اور جب ملہا اٹھوائیں تو ٹرائی والے کی نگرانی کریں کہ وہ ملہا کہاں پھینکتا ہے۔ بعض اوقات وہ ملہا تو اٹھا لیا جاتا ہے مگر کسی سڑک کے کنارے پھینک دیا جاتا ہے۔ آپ کو کوئی دقت ہو تو تین رپوہ کمیٹی سے رابطہ کریں وہ آپ کو بتا دیں گے کہ یہ ملہا فلاں جگہ پر پھینکاوا دیں۔

7- تعمیر کے لئے ریت بگری اینٹ وغیرہ بھی سڑکوں پر مت رکھوائیں۔ اول تو سامان ساتھ ساتھ منگوائیں جو ایک دو دن میں لگ جائے اور وہ بھی اپنے گھر کے اندر ہی رکھیں۔ بغیر اجازت گھر کے باہر سامان نہ رکھوائیں۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو باقاعدہ اجازت حاصل کریں۔ اسی طرح بعض اوقات سڑک پر سینٹ ریت مٹس کرنے لگ جاتے ہیں جس سے سڑک جو تومی امانت ہے تباہ ہو جاتی ہے۔ اس سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

8- اگر کچی سڑک میں کوئی گڑھا ہو تو اس کو مٹی سے پُر نہ کریں۔ اس کی اطلاع تین رپوہ کمیٹی کو کریں۔ اس کا حل کرنے کے لئے بھر پور کوشش کی جائے گی۔

درخواست دعا

مکرم احمد مبارک صاحب نیویارک امریکہ لکھتے ہیں۔

خاکساری آنکھ پر کچھ عرصہ قبل چوٹ آگئی تھی جس کا آپریشن ہوا تھا لیکن اب دوسری آنکھ میں بھی یہی تکلیف ہوگئی ہے۔ اور صورت حال بہت تشویش ناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے مکمل شفاء عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد ادریس بشیر صاحب سیکرٹری وقف نو رحمن کالونی رپوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ فرحت نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم حنیف صاحب سارچوری مرحوم ایک ہفتہ سے ہائی بلڈ پریشر اور اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دعا جلا عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب کابلوں ڈیفنس لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میری بھتیجی مکرمہ امہ اکیم عفت صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد خان صاحب آف لندن کی اینٹیجوگرانی چند دن قبل ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ حفیظاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب آد اضلع ٹوبہ شگر و دیگر امراض کی وجہ سے صاحب فرانس ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

لہنگا ساڑھی بناری برائیدل سوئنگ

نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی

ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ رپوہ 03336550796

الفضل روم کولر

جستی کولر، گیزر، گیس اودن، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اودن، AC سروں اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سیٹلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کولر، گیزر، گیس اودن۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر و انٹو کروائیں۔

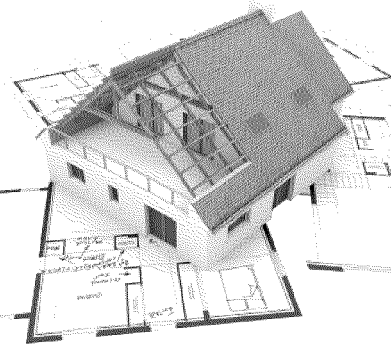
ٹیکسٹری: 1-B-16-265 کان روڈ نزد اکبر چوک فون نمبر: 0300-4026760، 042-5114822، 5118096

CODES architects&engineers

Specialized in Architecture, Interior Design, Master Planning, Civil Consultancy & Construction.

Contact Us: Salman Arif 381-F-Johar Town, Lahore, Pakistan

0345-4806833, 0333-4661202 codes.arif@gmail.com



| | |
|------------------------------|-------|
| رپوہ میں طلوع وغروب 21-دسمبر | |
| طلوع فجر | 5:35 |
| طلوع آفتاب | 7:02 |
| زوال آفتاب | 12:06 |
| غروب آفتاب | 5:10 |

زوجام عشق -1000 روپے
زوجام عشق خاص کستورنی والی -6000 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار رپوہ
Ph:047-6212434

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے اور اب لاہور کراچی ٹیٹ کی گولڈ انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر تیار کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -4000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -6000 ماہانہ (3) صرف تیار ٹیٹ ایک ماہ -4000
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غرنی رپوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

خوشخبری
31 دسمبر تک PIA اور قطر ایئر لائنز کے کرایہ جات میں خصوصی رعایت
لندن، فرینکفرٹ، نیویارک، ٹورانٹو کے مسافر حضرات اس خصوصی ٹیکج سے
31 دسمبر 2009 تک فائدہ حاصل کر سکتے ہیں
Sabina Travel Consultant
6/13, Yadgar Road, opp Office Ansarullah Rabwah
047-6211211-6213716
0334-6389399
Head Office:
14/22-E, Saeed, Plaza, Jinnah Avenue, Blue Area Islamabad.
Mob:03335117695
PH:0092-51-2829706,2829702
Fax:0092-51-2829652

FD-10